ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ والمنہ کہ دریں زمان شر و فساد دوادان عصبیت عناد بحسن توفیق الٰہی رسالہ کاشف حرمت غنا مسمیٰ

منع النواہی

عن

ارتکاب الملاہی

تصنیف لطیف جناب مولوی سید محمد عین القضاۃ صاحب حیدرآبادی مدظلہ نزیل لکھنؤ

در مطبع اصح المطابع [illegible] ٹولہ لکھنؤ طبع گردید

باہتمام خاکسار کمترین محمد قادر حسین مالک مطبع ہذا

حسب فرمائش جناب حکیم سید حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ کٹرہ حیدر حسین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقل خط مستفتی

حضرت مولانا محمد عین القضاۃ صاحب مدظلہ العالی

بعد تسلیم و تعظیم التماس ہے کہ یہاں بہرائچ میں حضرت سیف الدین شہید رح عرف سرخو سالار کے مزار پر عرس کے دن بعد قرآن خوانی اور وعظ و ذکر ولادت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چند سال سے غنا مع مزامیر ہوا کرتا تھا۔ امسال ایک مولوی صاحب نے حسب درخواست مہتمم عُرس کے وعظ فرمایا اور روشن چوکی نوبت نقارہ اور غنا مع مزامیر کو منع کیا اور مہتمم عرس نے بھی تسلیم کرلیا اور ان زوائد کو روک دیا ایک صاحب کو ناگوار ہوا قوال حاضر تھے اوسیوقت قوالی شروع کرا دی مولوی صاحب اور بہت مجمع وہاں سے اُٹھ آیا اور چند لوگ رہ گئے مہتمم عُرس اور اُنکے رفقا اگرچہ ناخواندہ ہیں مگر حق بات کو خوب سمجھتے ہیں اور کتابوں میں جو کچھ اِس باب میں لکھا ہے وہ بھی اونکو سنا دیا گیا مگر وہ کہتے ہیں کہ اگر علماے فرنگی محل میں سے جواب موجود ہیں کسی بزرگ کا فتوی مُہری ہمارے پاس ہو تو اوس دستاویز قوی کی رو سے ہم آیندہ اس فعل بنسبے دو منزون کو بھی بند کردیں اور ایسا نہونے دیں۔ چونکہ حضور کی وجہ سے

ایک جماعت ہدایت پر آئی جاتی ہے اور اسکے انسداد میں کسی قسم کے فساد یا خلاف کا اندیشہ نہیں مہتمم عرس خود ایسا ارادہ رکھتے ہیں اسلیے ضرور جواب مرحمت فرمائیے صورت اس قوالی کی یہ ہے کہ قوالی بطور غنا بقاعدۂ موسیقی اور قوالان بالعموم رافضی اور انمیں امرد بھی اشعار خلاف شریعت بلکہ متضمن اہانت شریعت و اہل شریعت اور قوالی وعظ ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتی ہے پس ایسی قوالی کی ممانعت کے مجاز مہتمم عرس ہو سکتے ہیں یا نہیں اور یہ حرام ہے یا نہیں جواب باصواب حدیث و فقہ سے بروایات معتبرہ تحریر فرمائیے

اَقُوْلُ فِی الْجَوَابِ مُسْتَعِیْنًا بِمُلْهِمِ الصِّدْقِ وَالصَّوَابِ

غناء جسے راگ کہتے ہیں اور وہ مطابق قاعدۂ موسیقی کے یا قریب اسکے ہوتا ہے حرام ہے اور ایسا ہی جتنے آلات ملاہی ہیں کہ جنکو معازف کہتے ہیں سب حرام ہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ۝ انتہی مراد لہو الحدیث سے غناء ہے اسپر بعض صحابہ رض اور بعض تابعین رح کے آثار جو کہ متعدد طرق سے پہونچے ہیں دلالت کرتے ہیں اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ سُنَنِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَهْوُ الْحَدِیْثِ هُوَ الْغِنَاءُ وَاَشْبَاهُهٗ انتہی وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ قَالَ الْغِنَاءُ

۱ اور بعض لوگ وہ ہیں جو مول لیتے ہیں غافل کرنے والی بات (یعنی راگ) کہ گمراہ کریں اللہ کے رستے سے اور بنائیں اسے ٹھٹھا ان لوگوں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے ۱۲

۲ بخاری نے "ادب مفرد" میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ "لہو الحدیث" سے مراد غناء ہے اور اسکے مشابہ دوسری چیزیں

۳ اور ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اللہ تعالی کے قول، ومن الناس من یشتری لہو الحدیث سے، انھوں نے فرمایا (یعنی لہو الحدیث کو) کہ غناء سے

وَاللهِ الَّذِی لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ انتہی واَخرجہ الحاکم والبیہقی ایضاً وقال الحاکم صحیح
الاسنادِ واخرج ابن ابی الدنیا وابن جریر عن شعیب بن یسار قال سألت عکرمۃ
عن لہو الحدیث قال ہو الغناء انتہی واخرج ابن ابی الدنیا وابن جریر وابن المنذر
عن مجاہد ومن الناس من یشتری لہو الحدیث قال ہو الغناء وکل لعب ولہو انتہی
واخرج ابن ابی حاتم عن عطاء ومن الناس من یشتری لہو الحدیث قال الغناء والباطل
انتہی واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن قال نزلت ہذہ الآیۃ فی الغناء والمزامیر انتہی
واخرج ابن ابی الدنیا عن ابراہیم ومن الناس من یشتری لہو الحدیث قال الغناء انتہی
واخرج البغوی عن سعید ابن جبیر قال لہو الحدیث الغناء والمزامیر والمعازف انتہی

غنا کا لہو الحدیث سے مراد ہونا جو کہ مدلول ان آثار کا ہے چونکہ کثرت طرق سے ثابت
ہوا لہٰذا قوی ہوگا اور آیۂ مجملہ مذکورہ کے لیے مفسر ہوگا کیونکہ مفسر آیت کو ظنی ہونا کافی
ہے قطعی ہونا ضروری نہیں وقال الامام البخاری رح فی کتاب الاشربۃ من صحیحہ
وقال ہشام بن عمار حدثنا صدقۃ بن خالد قال حدثنا عبد الرحمٰن بن یزید
ابن جابر قال حدثنا عطیۃ بن قیس الکلابی حدثنی عبد الرحمٰن بن غنم الاشعری
قال حدثنی ابو عامر او ابو مالک الاشعری واللہ ما کذبنی سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۲) قسم اس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ۱۲ ۵۱ اور اسکو حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ صحیح الاسناد ہے اور ابن ابی الدنیا
اور ابن جریر نے شعیب بن یسار سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے عکرمہ سے "لہو الحدیث" کو پوچھا (کہ اس سے کیا مراد ہے) کہا
وہ غنا ہے ۱۲ ۵۲ اور ابن ابی الدنیا اور ابن جریر اور ابن المنذر نے امام مجاہد سے روایت کی ہے کہ "ومن الناس من
یشتری لہو الحدیث" میں اُنھوں نے کہا کہ وہ یعنی لہو الحدیث غنا ہے، اور ہر لہو ولعب ۱۲ ۵۳ اور ابن ابی حاتم نے عطا سے
روایت کی ہے کہ آیۂ "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث" میں اُنھوں نے کہا کہ (مراد) غنا اور باطل چیز ہے ۱۲ ۵۴ اور
ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا یہ آیت نازل ہوئی غنا اور مزامیر کے بارے میں ۱۲ ۵۵ اور
ابن ابی الدنیا نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث" میں اُنھوں نے کہا کہ "لہو الحدیث"
غنا ہے ۱۲ ۵۶ اور بغوی نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے اُنھوں نے کہا کہ "لہو الحدیث" غنا ومزامیر ومعازف یعنی
آلات ملاہی ہیں ۱۲ ۵۷ اور کہا امام بخاری نے اپنی جامع صحیح کی کتاب الاشربہ میں کہ "اور کہا ہشام بن عمار نے
کہ بیان کیا مجھ سے صدقہ بن خالد نے اُنھوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر نے اُنھوں نے
کہا بیان کیا مجھ سے عطیہ بن قیس کلابی نے اُنھوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبد الرحمٰن بن غنم اشعری نے اُنھوں
نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے قسم بخدا اونھوں نے مجھ سے
جھوٹ نہیں کہا کہ اُنھوں نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو

يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ يَعْنِي الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ انتهى

یعنی اس حدیث شریف مرفوع کے یہ ہیں کہ البتہ میری اُمت سے وہ اقوام ہونگے کہ حلال کرینگے زناکو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور آلاتِ ملاہی کو اور البتہ اُتریں گے اقوام پہلو میں پہاڑ کے کہ شب کریں گے اوپر مواشی اونکے آوے گا اونکے پاس کوئی محتاج کسی حاجت سے پس کہیں گے کہ کل لوٹکر آنا ہمارے پاس پس ہلاک کردیگا اللہ تعالیٰ اُن کو رات میں اور رکھدے گا پہاڑ کو اوپر کہ دب کر مرجاویں گے اور مسخ کرتا رہے گا اوروں کو جو ہلاک نہیں ہوے بندر اور سور کی طرف قیامت تک اس حدیث مین لفظ معازف کی چونکہ معرف بلام استغراق واقع ہوئی ہے اور اسکے حلال کرنے والون پر وعید آگئی ہے لہذا تمام معازف یعنی آلات ملاہی خواہ دف اور طنبور کی قسم ہو یا کوئی اور قسم حرام ہونگے صرف وہ آلہ لہو کہ جس کی رخصت حدیث قوی میں بسبب عوارض مخصوصہ کے آگئی ہے حلت اُسکی بعد تحقق اوسی عارض کے بطور رخصت ہوگی نہ بطور عزیمت لہذا وہی آلہ اگر اوس عارض کے ساتھ نہو تو اپنی حرمت سابقہ پر بطور عزیمت قائم رہیگا مثلاً حلت دف کی بعوارض عید و نکاح وغیرہ کے چونکہ احادیث قویہ سے ثابت ہوئی ہے لہذا جب یہ عوارض پائے جاویں گے تو دف حلال بطریق رخصت ہوگا اور نپائے جانیکی تقدیر پر حرام بطریق عزیمت رہیگا باقی رہا اعتراض انقطاع کا اس حدیث پر جیسا کہ حافظ ابن حزم ظاہری اور اونکے اتباع نے کیا منشاء اوسکا تساہل و تشدد واقع ہوا ہے ترویج مذہب فاسد یعنی تحلیل غنا رو معازف میں اور حدیث فی نفسہ صحیح ہے متصل الاسانید بطرق متعددہ ہے

(بقیہ صفحہ ۴) فرماتے ہوئے، اس کے بعد اصل حدیث کا ترجمہ خود متن کتاب میں موجود ہے "کہ البتہ میری اُمت سے الخ

قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ فِي مُقَدِّمَتِهِ وَلَا الْتِفَاتَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ الظَّاهِرِيِّ
الْحَافِظِ فِي رَدِّ مَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَكُوْنَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ
الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ الْحَدِيْثَ مِنْ جِهَةِ أَنَّ الْبُخَارِيَّ أَوْرَدَهُ
قَائِلًا قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَاقَهُ بِإِسْنَادِهِ فَزَعَمَ ابْنُ حَزْمٍ أَنَّهُ مُنْقَطِعٌ
فِيْمَا بَيْنَ الْبُخَارِيِّ وَهِشَامٍ وَجَعَلَهُ جَوَابًا عَنِ الْاِحْتِجَاجِ بِهِ عَلَى تَحْرِيْمِ الْمَعَازِفِ
وَأَخْطَأَ فِي ذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهٍ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ مَعْرُوْفُ الْاِتِّصَالِ بِشَرْطِ الصَّحِيْحِ
انْتَهٰى وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ فِي الزَّوَاجِرِ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ صَحَّ مِنْ طُرُقٍ
صَحِيْحَةٍ لَا مَطْعَنَ فِيْهَا وَصَحَّحَهُ جَمَاعَةٌ آخَرُوْنَ مِنَ الْأَئِمَّةِ كَمَا قَالَهُ بَعْضُ
الْحُفَّاظِ وَمِنْ عَجِيْبِ تَسَاهُلِ ابْنِ حَزْمٍ وَاتِّبَاعِهِ لِهَوَاهُ أَنَّهُ بَلَغَ مِنَ التَّعَصُّبِ
إِلَى أَنْ حَكَمَ عَلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكُلِّ مَا وَرَدَ فِي الْبَابِ بِالْوَضْعِ وَهُوَ كَذِبٌ
صُرَاحٌ مِنْهُ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ التَّعْوِيْلُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ انْتَهٰى مُلْتَقَطًا

ف کہا ابن الصلاح نے اپنے مقدمہ میں، اور نہیں کوئی التفات ہے ابو محمد بن حزم ظاہری حافظ کے
قول کی طرف (یعنی انکا قول قابل التفات نہیں) اُس روایت کے رد میں جسکو امام بخاری نے حدیث ابو عامر
یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک میری اُمت میں
ایسی قومیں ہونگی جو حلال کرینگی زناکو اور خالص ریشمی کپڑے کو اور شراب اور آلات ملاہی یعنی ڈھول، ستار،
طنبورہ، وغیرہ کو آخر حدیث تک اسوجہ سے کہ امام بخاری نے اس روایت کو "قال ہشام بن عمار" کہکر ذکر
کیا ہے اور اُسکو اُسکی سند سے بیان کردیا ہے، پس ابن حزم نے گمان کرلیا کہ یہ روایت منقطع السند ہے
امام بخاری اور ہشام کے درمیان اور اسکو اُنھوں نے جواب ٹھیرایا ہے اوس سے استدلال کرنے کا آلات
سرود وملاہی کی تحریم پر، اور خطا کی ہے اسمیں کئی وجہوں سے اور یہ حدیث صحیح ہے اور اسکی سند کا اتصال مشہور
ہے، حدیث صحیح کی شرط کے موافق ہے ف اور کہا ابن حجر مکی نے زواجر عن اقتراف الکبائر میں کہ ثابت ہوئی یہ حدیث
ایسے صحیح طریقوں سے کہ جنمیں کوئی طعن نہیں ہے، اور تصحیح کی ہے اسکی ایک جماعت نے ائمہ حدیث میں سے جیساکہ
کہا ہے اوسکو بعض حفاظ حدیث نے اور ابن حزم کی عجیب غفلت اور اُنکے اتباع ہوائے نفس میں سے یہ
بات ہے کہ وہ تعصب سے اس حد کو پہونچ گئے کہ حکم لگا دیا اس حدیث پر اور تمام اُن احادیث و
اخبار پر جو اس باب میں وارد ہوئے ہیں موضوع ہونے کا حالانکہ یہ اُنکا خالص جھوٹ ہے پس کسیکو
جائز نہیں ہے اُنپر اعتماد کرنا اس باب میں سے کسی امر میں ۱۲

وَقَالَ السَّخَاوِيُّ فِي فَتْحِ الْمُغِيثِ حَكَمَ بِعَدَمِ اتِّصَالِهِ بَلْ وَمَا اكْتَفَى حَتَّى صَرَّحَ
لِأَجْلِ تَقْرِيرِ مَذْهَبِهِ الْفَاسِدِ فِي إِبَاحَةِ الْمَلَاهِي بِوَضْعِهِ مَعَ كُلِّ مَا فِي
الْبَابِ وَأَخْطَأَ فَقَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَوَقَعَ لِي مِنْ
حَدِيثِ عَشَرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ هِشَامٍ عَنْهُ بَلْ وَلَمْ يَنْفَرِدْ بِهِ كُلٌّ مِّنْ هِشَامٍ
وَصَدَقَةَ وَابْنِ جَابِرٍ انتهى ملتقطا وَقَالَ الْأُسْتَاذُ الْعَلَّامُ أَدْخَلَهُ اللهُ تَعَالَى دَارَ
السَّلَامِ فِي ظَفَرِ الْأَمَانِي فِي مُخْتَصَرِ الْجُرْجَانِي وَقَوْلُ ابْنِ حَزْمٍ إِنَّهُ لَا يَصِحُّ فِي
هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ خَطَأٌ فَإِنَّ الْحَدِيثَ الْمَذْكُورَ مَعْرُوفُ الْاِتِّصَالِ بِشَرْطِ الصَّحِيحِ
عِنْدَ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ انتهى جبکہ معتبرین حفاظ نے حدیث مذکور کی تصحیح کردی تو جتنے
اعتراض ماسوی انقطاع کے مثل تضعیف صدقہ کے اور اضطرابات لفظیہ اور معنویہ کے اسپر
کیے گئے وہ بھی دفع ہوگئے کیونکہ حدیث درجۂ صحت کو اُسوقت پہونچتی ہے کہ جب اس قسم
کے علل قادحہ سے بری ہو علاوہ اس تصحیح کے شواہد حدیث کے جامع ترمذی وغیرہ میں
موجود ہیں کہ جن سے تقویت اسکی من حیث اثبات مدعی کے بخوبی ہوتی ہے یہ شواہد
اگرچہ اپنے ثبوت مین فی نفسہا ضعیف ہیں مگر حدیث مذکور سے کاسبِ قوت ضرور ہیں

ف۱ اور کہا سخاوی نے فتح المغیث میں کہ حکم لگایا اُنھوں نے یعنی ابن حزم نے اس حدیث کے متصل السند ہونے کا بلکہ اِسی پر اکتفا نہیں کیا یہانتک کہ صاف صاف کہدیا اپنے فاسد مذہب کے ثابت کرنے کے لیے آلات ملاہی کی اباحت کے بارے میں اس حدیث کی موضوعیت کو مع اُن تمام اخبار کے جو اِس باب میں وارد ہوے ہیں، اور خطا کی اُنھوں نے کیونکہ تصحیح کی اس حدیث کی ابن حبان وغیرہ نے ائمہ حدیث میں سے اور پہونچی ہے مجھے روایت ہشام کے شاگردوں مین سے دس شخصوں سے جو راوی ہیں ہشام سے بلکہ نہیں منفرد ہوا ہے اس روایت کے ساتھ کوئی بھی ہشام وصدقہ وابن جابر میں سے (یعنی ہر ایک کے ساتھ دوسرے راوی بھی روایت میں شریک ہیں) ۱۲ ف۲ اور کہا استاذ علامہ (یعنی مولانا عبد الحی لکھنوی نور اللہ مرقدہ) نے اللہ تعالیٰ اُنھیں جنت میں داخل فرمائے، کتاب ظفر الامانی فی شرح مختصر الجرجانی میں اور ابن حزم کا یہ قول کہ صحیح نہیں ہوئی ہے اس باب مین کوئی شے (یعنی کوئی روایت) خطا ہے اِسلیے کہ حدیث مذکور کا متصل السند ہونا معروف ہے صحیح کی شرط کے موافق ائمہ حدیث کے نزدیک ۱۲

پس شواہد اور حدیث ہر ایک سے دوسرے کی تقویت ہوگی فرق اسقدر ہوگا کہ شواہد
سے تقویت حدیث کی من حیث ظہور مرام اور اثبات مدعی کے ہوگی اور حدیث سے
تقویت شواہد کی من حیث اونکے ثبوت کے ہوگی اور یہ شواہد و حدیث صرف اتنی ہی
قوت پر مقصور نہیں بلکہ یہ ہر عصر میں جمہور محدثین و فقہاء کے معمول بہا ہونے کے
سبب سے قوت میں حد تواتر علمی کو پہونچ گئے لہذا ہر ایک بوجہ متواتر العمل ہونے کے
قطعی ہوگا گو فی نفسہ اس درجہ کا نہو اسیوجہ سے مقام اثبات حرمت میں اسی قسم
کے احادیث نقل کیے جاتے ہیں حالانکہ مثبت حرمت ضعیف کیسا بلکہ ظنی بھی نہیں
ہوتا اور شاہد اس تواتر عملی اور تحقق قطعیت اور ثبوت حرمت پر محدثین اور فقہاء
کے عبارات کثیرہ ہیں فی شرح السنۃ للبغوی اِتَّفَقُوا[1] عَلیٰ تَحْرِیْمِ الْمَزَامِیْرِ وَالْمَلَاھِیْ
وفی المھذب وَیَحْرُمُ[2] اِسْتِعْمَالُ الْاٰلَاتِ الْمُطْرِبَۃِ مِنْ غَیْرِ غِنَاءٍ کَالْعُوْدِ وَالطُّنْبُوْرِ
وَالْکُوْبَۃِ وَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وفی الغنیۃ فَاِنْ[3] حَضَرَ مُنْکَرٌ کَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ
وَالْعُوْدِ وَالسَّاھِیْ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِیْرِ وَالسِّیْنِ وَالشَّابَۃِ وَالْجِعْرَانِ
الَّذِیْ یَلْعَبُ بِہِ التُّرْکُ لَا یَجْلِسُ ھُنَاکَ لِاَنَّ جَمِیْعَ ذٰلِکَ مُحَرَّمٌ وفی مدخل
ابن الحاج وَاَمَّا[4] الْعُوْدُ وَالطُّنْبُوْرُ وَسَائِرُ الْمَلَاھِیْ فَحَرَامٌ وَمُسْتَمِعُہٗ فَاسِقٌ
وفی شرح المنظومۃ وَالْاَنْکِحَۃُ[5] الَّتِیْ تَنْعَقِدُ فِیْ مَجَالِسِ الْمَلَاھِیْ وَالْمَزَامِیْرِ تَکُوْنُ
مُخْتَلَفًا فِیْھَا بِوَجْھَیْنِ اَحَدُھُمَا بِفِسْقِ الْوَلِیِّ لِاَنَّہُ الَّذِیْ اَحْضَرَ الْمَلَاھِیَ وَالْمَعَازِفَ

---

[1] اتفاق کیا ہو علمانے مزامیر و ملاہی کی تحریم پر ۱۲ [2] اور حرام ہو آلات مطربہ کا استعمال بغیر گانے اور راگ
کے (یعنی صرف آلات مطربہ کا استعمال بھی حرام ہو چہ جائیکہ راگ اور گانے کے ساتھ ہو) جیسے عود اور طنبورہ اور کوبہ
اور طبل اور ناے [3] پس اگر موجود ہو (یعنی مجلس میں) کوئی خلاف شرع امر جیسے طبل اور نای اور عود اور ساہی
اور رباب اور آلات سرود اور طنبورے اور سین اور شابہ اور جعران جس سے ترک لوگ کھیلتے ہیں تو وہاں
نہ بیٹھے اسلیے کہ یہ سب حرام ہین ۱۲ [4] اور لیکن عود اور طنبورہ اور تمام ملاہی پس وہ حرام ہیں اور
اون کو بالقصد سننے والا فاسق ہے ۱۲ [5] اور وہ نکاح جو ملاہی و مزامیر کی مجلسوں میں منعقد ہوتے
ہیں وہ مختلف فیہ ہوئے ہیں (یعنی انکے جواز میں علما کا اختلاف ہے) دو وجہوں سے ایک تو ولی کے فاسق
ہونے کی وجہ سے کیونکہ اوس نے ملاہی و آلات سرود کو حاضر کیا ہے،

وَاَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَاَعْطَى الْمُغَنِّيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الْاُجْرَةَ اَلثَّانِيْ اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ
صَارُوْا فَسَقَةً لِاسْتِمَاعِهِمْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَبْقَ الْوَلِيُّ وَلِيًّا وَّلَا الْحَاضِرُوْنَ شُهُوْدًا
عِنْدَهٗ فَلَا يَنْعَقِدُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ النِّكَاحُ فَلْيُحْتَرَزْ عَنْ ذٰلِكَ وَفِيْ حَاشِيَةِ
الدُّرِّ الْمُخْتَارِ لِلطَّحْطَاوِيِّ وَفِي الذَّخِيْرَةِ الرَّقْصُ كَبِيْرَةٌ وَّفِي الْبَزَّازِيِّ حُرْمَتُهٗ
بِالْاِجْمَاعِ وَاَفْتٰى جَلَالُ الْمِلَّةِ وَالدِّيْنِ الْكِيْلَانِيُّ بِاَنَّ مُسْتَحِلَّهٗ كَافِرٌ
وَفِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَمَنْ يَّسْتَحِلُّ الرَّقْصَ قَالُوْا بِكُفْرِهٖ وَلَا سِيَّمَا بِالدُّفِّ يَلْهُوْ وَيَزْمِرُ
وَفِيْ رَدِّ الْمُحْتَارِ قَوْلُهٗ وَمَنْ يَّسْتَحِلُّ قَالُوْا بِكُفْرِهٖ اَلْمُرَادُ بِهِ التَّمَايُلُ وَالْخَفْضُ
وَالرَّفْعُ بِحَرَكَاتٍ مَّوْزُوْنَةٍ كَمَا يَفْعَلُهٗ بَعْضُ مَنْ يَّنْتَسِبُ اِلَى التَّصَوُّفِ
وَقَدْ نَقَلَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ عَنِ الْقُرْطُبِيِّ اِجْمَاعَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى حُرْمَةِ
الْغِنَاءِ وَضَرْبِ الْقَضِيْبِ وَالرَّقْصِ قَالَ وَرَاَيْتُ فَتْوٰى شَيْخِ الْاِسْلَامِ جَلَالِ الْمِلَّةِ
وَالدِّيْنِ الْكِرْمَانِيِّ اَنَّ مُسْتَحِلَّ هٰذَا الرَّقْصِ كَافِرٌ وَّتَمَامُهٗ فِي الْوَهْبَانِيَّةِ وَ
اَيْضًا فِيْهِ وَقَالَ الشَّارِحُ زَادَ فِي الْجَوْهَرَةِ وَمَا يَفْعَلُهٗ مُتَصَوِّفَةُ زَمَانِنَا حَرَامٌ

(بقیہ صفحہ) اور اسی نے اُنکو اسکا حکم دیا اور گانے والوں کو اسپر اُجرت دی ہی، دوسرے یہ کہ حاضرین فاسق ہوگئے اپنے
سُننے کے سبب سے اُسکو، تو نہ ولی ولی باقی رہا اور نہ حاضرین گواہ اُن کے نزدیک پس نہ منعقد
ہوگا امام شافعی کے نزدیک یہ نکاح، تو اس سے احتراز کرنا چاہیے ۱۲ ط اور ذخیرہ میں ہی کہ رقص
کرنا یعنی ناچنا گناہ کبیرہ ہی، اور بزازیہ میں ہی کہ رقص کا حرام ہونا بالاتفاق ہے، اور فتوی دیا
جلال الملۃ والدین گیلانی رح نے اس بات کا کہ رقص کو حلال جاننے والا کافر ہے ۱۲ طح اور
جو شخص حلال جانے رقص کو تو علما اوسکے کفر کے قائل ہوئے ہیں اور خاصکر جبکہ دف کے ساتھ
کھیلے اور گائے ۱۲ در اوسکا قول ومن یستحل الرقص قالوا بکفرہ مراد اس سے جھومنا اور اونچا
نیچا ہونا ہی موزوں حرکات کے ساتھ جیسا کہ اُسے کرتے ہیں بعض وہ لوگ جو تصوف کی طرف منسوب
ہوتے ہیں (یعنی بنے ہوے صوفی)؛ اور نقل کیا ہے بزازیہ میں قرطبی سے اماموں کا اتفاق اس غنا کے
حرام ہونے پر اور لکڑی بجانے اور ناچنے کے حرام ہونے پر، اُنھوں نے کہا میں نے شیخ الاسلام جلال الملۃ
والدین کرمانی کا فتوی دیکھا ہی اس بات کا کہ حلال جاننے والا اس رقص کا کافر ہی اور اس کا پورا
بیان وہبانیہ میں ہے ۱۲ شامی اور کہا شارح نے، زیادہ کیا ہے جوہرۂ نیرہ میں
یہ کہ اور وہ جو کرتے ہیں ہمارے زمانے کے مدعیانِ تصوف وہ حرام ہے،

لا يَجُوْزُ الْقَصْدُ وَالْجُلُوْسُ اِلَيْهِ وَمَنْ قَبْلَهُمْ لَمْ يَفْعَلْ كَذٰلِكَ وَمَا نُقِلَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ
سَمِعَ الشِّعْرَ لَمْ يَدُلَّ عَلٰى اِبَاحَةِ الْغِنَآءِ وَيَجُوْزُ حَمْلُهٗ عَلَى الشِّعْرِ الْمُبَاحِ الْمُشْتَمِلِ
عَلَى الْحِكْمَةِ وَالْوَعْظِ وَحَدِيْثُ تَوَاجُدِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَصِحَّ وَاَيْضًا فِيْهِ وَفِي
التَّتَارْخَانِيَّةِ عَنِ الْعُيُوْنِ اِنْ كَانَ السَّمَاعُ سَمَاعَ الْقُرْاٰنِ وَالْمَوْعِظَةِ يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ
سَمَاعَ غِنَاءٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ وَاَيْضًا فِيْهِ وَالْحَاصِلُ اَنَّهٗ لَا رُخْصَةَ
فِي السَّمَاعِ فِيْ زَمَانِنَا لِاَنَّ الْجُنَيْدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَابَ عَنِ السَّمَاعِ فِيْ زَمَانِهٖ وَفِي الْهِنْدِيَّةِ
وَعَنِ التَّيْمِيَّةِ سُئِلَ الْحَلْوَائِيُّ عَمَّنْ سَمَّوْا اَنْفُسَهُمْ بِالصُّوْفِيَّةِ فَاخْتَصُّوْا بِنَوْعِ
لِبْسَةٍ وَاشْتَغَلُوْا بِاللَّهْوِ وَالرَّقْصِ وَادَّعَوْا لِاَنْفُسِهِمْ مَنْزِلَةً فَقَالَ افْتَرَوْا
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَاَيْضًا فِيْهَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ السَّمَاعُ وَالْقَوْلُ وَالرَّقْصُ الَّذِيْ يَفْعَلُهُ
الْمُتَصَوِّفَةُ فِيْ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَا يَجُوْزُ الْقَصْدُ اِلَيْهِ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهِ وَهُوَ وَالْغِنَاءُ
وَالْمَزَامِيْرُ سَوَاءٌ وَفِيْ مدخل ابن الحاج وَقَدْ ذُكِرَ اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ عَمِلَ فَتْوٰى وَكَانَ
ذٰلِكَ فِيْ سَنَةِ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ وَمَشٰى بِهَا عَلٰى اَرْبَعِ مَذَاهِبَ وَلَفْظُهَا

(بقیہ صفحہ) نہیں جائز ہے اُسکا قصد کرنا اور نہ اُسکے پاس بیٹھنا، اور جو اہل تصوف) انکے پہلے تھے اُنھوں نے ایسا نہیں کیا ہے، اور وہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر سُنا تو وہ دلالت نہیں کرتا ہو غنا کے مُباح ہونے پر اور جائز ہے اوسکا حمل کرنا شعر مباح پر جو مشتمل ہو حکمت اور وعظ کی باتوں پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے وجد فرمانے کی حدیث صحیح نہیں ہو ۱۲ ف۱ اور تتار خانیہ میں عیون سے منقول ہو کہ اگر سماع قرآن وموعظت کا سماع ہو تو جائز ہے، اور اگر راگ کا سماع ہو تو وہ حرام ہو باتفاق علما ۱۲ ف۲ اور حاصل یہ ہو کہ نہیں رخصت ہو (شرعًا) سماع کے بارے میں ہمارے زمانے میں اسلیے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ تعالی نے سماع سے توبہ کیا ہو اپنے زمانے میں ۱۲ ف۳ اور تیمیہ سے منقول ہے کہ سوال کیے گئے امام حلوائی اُن لوگوں سے جنھوں نے اپنا نام صوفیہ رکھا ہے پھر مخصوص ہو گئے ہیں وہ ایک خاص قسم کے لباس سے اور شغل رکھا اُنھوں نے کھیل اور ناچ سے، اور دعوی کیا اپنے لیے ایک درجہ کا (درجات وصول الی اللہ میں سے) تو اُنھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے افترا کیا ہو اللہ تعالی پر جھوٹ ۱۲ ف۴ فرمایا اُنھوں نے (رحم کرے اللہ تعالی اُنپر) کہ سماع اور قول (یعنی قوالی) اور رقص جسکو تصوف کے مدعی لوگ ہمارے زمانے میں کرتے ہیں حرام ہو، نہیں جائز ہے اُسکا قصد کرنا اور نہ وہاں بیٹھنا اور وہ اور گانا اور مزامیر سب برابر ہیں (یعنی حرمت میں) ۱۲ ف۵ اور ذکر کیا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے ایک فتوی (یعنی استفتا) بنایا، اور یہ واقعہ سنہ ۶۶۱ میں ہوا اور لے گئے اُسکو چاروں مذہب کے علما کے پاس، اور اُس فتوے کا لفظ یہ ہے کہ

مَا تَقُوْلُ السَّادَةُ الْفُقَهَاۤءُ وَاَيِمَّةُ الدِّيْنِ وَعُلَمَاۤءُ الْمُسْلِمِيْنَ وَفَّقَهُمُ اللّٰهُ لِطَاعَتِهٖ
وَاَعَانَهُمْ عَلٰى مَرْضَاتِهٖ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَدُوْا اِلٰى بَلَدٍ فَقَصَدُوْا اِلَى الْمَسْجِدِ
وَشَرَعُوْا يُصَفِّقُوْنَ وَيُغَنُّوْنَ وَيَرْقُصُوْنَ تَارَةً بِالْكَفِّ وَتَارَةً بِالدُّفُوْفِ وَالشَّبَّابَةِ
فَهَلْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِي الْمَسَاجِدِ شَرْعًا اَفْتُوْنَا مَاْجُوْرِيْنَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فَقَالَتِ الشَّافِعِيَّةُ السَّمَاعُ لَهْوٌ مَّكْرُوْهٌ يُشْبِهُ الْبَاطِلَ مَنْ قَالَ بِهٖ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَالَتِ الْمَالِكِيَّةُ يَجِبُ عَلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ زَجْرُهُمْ وَرَدْعُهُمْ وَاِخْرَاجُهُمْ
عَنِ الْمَسَاجِدِ حَتّٰى يَتُوْبُوْا وَيَرْجِعُوْا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَالَتِ الْحَنَابِلَةُ فَاعِلُ ذٰلِكَ
لَا يُصَلّٰى خَلْفَهٗ وَلَا يُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ وَلَا يُقْبَلُ حُكْمُهٗ اِنْ كَانَ حَاكِمًا وَاِنْ عُقِدَ
النِّكَاحُ عَلٰى يَدِهٖ فَهُوَ فَاسِدٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَالَتِ الْحَنَفِيَّةُ الْحَصِيْرَةُ الَّتِيْ يَرْقُصُ فِيْهَا
لَا يُصَلّٰى عَلَيْهَا حَتّٰى تُغْسَلَ وَالْاَرْضُ الَّتِيْ يَرْقُصُ عَلَيْهَا لَا يُصَلّٰى عَلَيْهَا حَتّٰى يُحْفَرَ تُرَابُهَا
وَيُرْمٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرْطُبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فِيْ تَفْسِيْرِهٖ حِيْنَ تَكَلَّمَ عَلٰى قِصَّةِ السَّامِرِيِّ فِيْ سُوْرَةِ طٰهٰ سُئِلَ الْاِمَامُ اَبُوْبَكْرِ الطَّرْطُوْسِيُّ

(بقیہ صفحہ ۹) "کیا فرماتے ہیں سادات فقہا اور ائمۂ دین اور علماے مسلمین توفیق دے انھیں اللہ تعالی اپنی فرمانبرداری کی اور اعانت کرے انکی اپنی رضامندی پر، مسلمانوں کی اُس جماعت کے حق میں جو ایک شہر میں وارد ہوئی اور قصد کیا انہنے مسجد کا (یعنی مسجد میں اُس جماعت کے لوگ آئے) اور لگے تالیاں بجانے اور گانے اور ناچنے کبھی ہاتھ کی حرکت کے ساتھ اور کبھی دف اور شبابہ کے ساتھ، پس کیا یہ فعل جائز ہے مسجدوں میں شرعًا، فتوے دیجیے ہمیں ماجور ہوکر (یعنی اسکا اجر آپکو اللہ تعالی سے ملیگا) رحم کرے آپ پر اللہ تعالی"، تو کہا (یعنی جواب دیا) علماے شافعیہ نے کہ سماع ایک لہو ہی مکروہ اور مشابہ ہے باطل کے، جو شخص اوسکا قائل ہو اوسکی شہادت مردود ہی واللہ اعلم، اور کہا مالکیہ نے کہ واجب ہی والیان امر پر اُنکو زجر کرنا اور روکنا اور اُنکو نکال دینا مسجدوں سے یہاں تک کہ وہ توبہ کریں اور اپنے فعل سے رجوع کریں، واللہ اعلم، اور کہا حنابلہ نے کہ ایسا فعل کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اُس کی شہادت قبول کیجائے اور نہ اوسکا حکم مانا جائے اگر وہ حاکم ہو، اور اگر اُسکے ہاتھ پر نکاح باندھا گیا ہو (یعنی اُسنے کسیکا نکاح کیا ہو) تو وہ نکاح فاسد ہی، واللہ اعلم، اور کہا حنفیہ نے کہ وہ چٹائی جسپر وہ لوگ رقص کرتے ہوں اُسپر نماز نہ پڑھی جائے یہانتک کہ وہ دھوئی جائے اور وہ زمین جسپر وہ رقص کرتے ہوں اوسپر بھی نماز نہ پڑھی جائے یہانتک کہ اُس کی مٹی کھودی جائے اور پھینکی جائے، واللہ اعلم، اور کہا شیخ امام ابو عبداللہ قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں جبکہ اُنھوں نے کلام کیا سامری کے قصے پر سورۂ طٰہٰ میں، کہ سوال کیے گئے امام ابو بکر طرطوسی رحمہ اللہ کہ

مَا يَقُوْلُ سَيِّدُنَا الْفَقِيْهُ فِيْ مَذْهَبِ الصُّوْفِيَّةِ حَرَسَ اللهُ مَذْهَبَهٗ اَنَّهٗ اجْتَمَعَ جَمَاعَةٌ
مِنَ الرِّجَالِ يُكْثِرُوْنَ مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَذِكْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
اِنَّهُمْ يُوْقِعُوْنَ اَشْعَارًا مَعَ الطَّقْطَقَةِ بِالْقَضِيْبِ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاَدِيْمِ وَ
يَقُوْمُ بَعْضُهُمْ يَرْقُصُ وَيَتَوَاجَدُ حَتّٰى يَخِرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ وَيُحْضِرُوْنَ شَيْئًا
يَاْكُلُوْنَهٗ هَلِ الْحُضُوْرُ مَعَهُمْ جَائِزٌ اَمْ لَا اَفْتُوْنَا يَرْحَمُكُمُ اللهُ تَعَالٰى
وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ يَذْكُرُوْنَ ؎

يَا شَيْخُ كُفَّ عَنِ الذُّنُوْبِ — قَبْلَ التَّفَرُّقِ وَالزَّلَلْ
وَاعْمَلْ لِنَفْسِكَ صَالِحًا — مَا دَامَ يَنْفَعُكَ الْعَمَلْ
اَمَّا الشَّبَابُ فَقَدْ مَضٰى — وَمَشِيْبُ رَاْسِكَ قَدْ نَزَلْ

فَاَجَابَ بِقَوْلِهٖ يَرْحَمُكُمُ اللهُ مَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ بَطَالَةٌ وَجَهَالَةٌ وَضَلَالَةٌ
وَمَا الْاِسْلَامُ اِلَّا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا الرَّقْصُ
وَالتَّوَاجُدُ فَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهٗ اَصْحَابُ السَّامِرِيِّ لَمَّا اتَّخَذَ لَهُمْ عِجْلًا

(بقیہ صفحہ ۱۱) کیا فرماتے ہیں ہمارے سردار فقیہ (یعنی امام ابو بکر طرطوسی) مذہب صوفیہ کے بارے میں "اللہ محفوظ رکھے اُن کے مذہب کو"، کہ جمع ہوئی ایک جماعت مردوں کی، کثرت سے وہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر وہ بیچ میں اشعار بھی پڑھتے ہیں لکڑی سے ٹھک ٹھک کرنے کے ساتھ کچھ چمڑے پر یعنی ڈھولکی بھی بجاتے جاتے ہیں، اور بعض اُنہیں کا کھڑا ہوتا ہو اور ناچتا ہو اور وجد کرتا ہو یہاں تک کہ بیہوش ہوکر گر پڑتا ہو اور وہ حاضر کرتے ہیں کچھ چیز جس کو وہ کھاتے ہیں، تو آیا حاضر ہونا وہاں اُن کے ساتھ جائز ہے یا نہیں، فتویٰ دیجیے ہم کو، رحم کرے آپ پر اللہ تعالیٰ، اور یہ قول (یعنی شعر) ہے جسکو وہ ذکر کرتے ہیں. "اے شیخ روک اپنے نفس کو گناہوں اور لغزشوں سے قبل مفارقت دنیا کے، اور کر اپنے لیے اچھا کام، جب تک کہ نفع دے تجھے عمل، جوانی تو گزر گئی اور تیرے سر کی سفیدی یعنی بڑھاپا اُتر آیا"، پس جواب دیا اُنھوں نے یعنی امام طرطوسی نے اپنے اس قول سے کہ رحم کرے تم پر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا مذہب بطالت اور جہالت اور گمراہی ہے اور نہیں ہے اسلام مگر کتاب اللہ یعنی قرآن اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث، اور لیکن ناچنا اور وجد کرنا تو پہلے جس نے اس کو نکالا وہ سامری کے رفقا تھے جب کہ سامری نے اون کے لیے ایک بچھڑا بنایا (یعنی بچھڑے کا پتلا)

جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ قَامُوْا يَرْقُصُوْنَ حَوَالَيْهِ وَيَتَوَاجَدُوْنَ فَهُوَ دِيْنُ الْكُفَّارِ وَعُبَّادِ الْعِجْلِ وَاَمَّا الْقَضِيْبُ فَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهُ الزَّنَادِقَةُ لِيَشْغَلُوْا بِهِ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الطَّيْرُ مِنَ الْوَقَارِ فَيَنْبَغِيْ لِلسُّلْطَانِ وَنُوَّابِهٖ اَنْ يَّمْنَعَهُمْ مِنَ الْحُضُوْرِ فِي الْمَسَاجِدِ وَغَيْرِهَا وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّحْضُرَ مَعَهُمْ وَلَا يُعِيْنَهُمْ عَلٰى بَاطِلِهِمْ هٰذَا مَذْهَبُ مَالِكٍ وَّاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ وَّغَيْرِهِمْ مِّنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ پس یہ عبارات قطعاً دلالت کرتے ہیں احادیثِ حرمت ملاہی کے جمہور علما کے نزدیک علی التواتر معمول بہا ہونے پر لہذا یہ احادیث بسبب اِس عمل تواتری جمہور کے قطعی ہوں گے اسیوجہ سے اکثر عبارات میں حکم حرمت کا کیا گیا اور بعض میں جو حکم کراہت کا کیا گیا سو بوجہ فرق کرنے کے ہے تواترِ علمی اور تواترِ نقلی میں کہ ثانی موجب قطعیت ہی اور اول نہیں بلکہ قریب اُسکے بہرحال مُرتکب آلاتِ ملاہی فاسق و آثم ضرور ہوگا اور یہی حال ہی مجرد غنا بمعنی راگ کا بھی کہ اسکے باب میں بھی اِسی قسم کے عبارات کثرت سے وارد ہوے ہیں

(بقیہ صفحہ ۱۲) جسمیں سے آواز بھی نکلتی تھی تو کھڑے ہوکر وہ ناچنے لگے اُسکے اِرد گرد اور وجد کرنے لگے تو یہ ناچنا اور وجد کرنا (حال لانا) کافروں اور گوسالہ پرستوں کا دین ہی اور لکڑی سے بجانا تو پہلے جس نے اسکو نکالا وہ زندیق و کافر لوگ تھے تاکہ اسکے ذریعہ سے پھیردیں مسلمانوں کو اللہ کی کتاب (قرآن) سے اور نہیں تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مگر اسطرح کہ گویا اون اصحاب کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہے یعنی وقار و سنجیدگی کے ساتھ، (نہ اچھل کود کے ساتھ) پس سزاوار ہے سلطان وقت کو اور اُس کے نائبوں کو کہ منع کریں ان لوگوں کو حاضر ہونے سے مساجد اور غیر مساجد میں اور نہیں جائز ہے کسی ایسے آدمی کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر یہ کہ حاضر ہو اون کے ساتھ اور نہ یہ کہ اعانت کرے اون کی اُن کے باطل امر پر یہ مذہب ہے امام مالک رح و ابو حنیفہ رح و شافعی رح و احمد بن حنبل رح وغیرہم کا ائمۂ مسلمین میں سے اور اللہ ہی سے توفیق ہے ۱۲

فی الذخیرة ان التغنی مع جمیع انواعه حرام عند علمائنا وایضاً فیه
فی فتاوی النسائی استماع صوت الملاهی والغناء حرام وایضاً فیه وقول
محمد اللعب والغناء دلیل علی ان التحریم لا یختص بالمزامیر لان الضرب
بالقصب والتغنی معه حرام لان ذلک لهو واللهو کله حرام الا ثلثة ملاعبة الرجل مع اهله او
تادیبه بفرسه ومناضلته بقوسه وهذا نقل من فتاوی العتابی وایضاً فیه وفی المضمرات وفی
المنافع اعلم ان التغنی حرام فی جمیع الادیان وایضاً فیه الضرب فی القضیب والتغنی
حرام لانه لهو ولعب وفی مدخل ابن الحاج قد سئل مالک عما رخص فیه
اهل المدینة من الغناء فقال انما یفعله عندنا الفساق ونهی عن الغناء
واستماعه واما ابو حنیفة فانه یکره الغناء ویجعله من الذنوب وکل
ذلک مذهب اهل الکوفة سفیان وحماد وابراهیم والشعبی لا اختلاف بینهم
فی ذلک ولا نعلم ایضاً بین اهل البصرة خلافاً فی کراهة ذلک والمنع منه

ذخیرہ میں ہو کہ گانا اپنے تمام اقسام کے ساتھ حرام ہو ہمارے علما کے نزدیک ۱۲ اور
فتاوی نسائی میں ہو کہ سننا آواز ملاہی کا اور راگ کا حرام ہو ۱۲ اور امام محمد کا قول، لعب
وغنا، دلیل ہو اس بات پر کہ حرمت نہیں خاص ہے مزامیر کے ساتھ اسلیے کہ بجانا لکڑی سے اور
گانا اُسکے ساتھ حرام ہے کیونکہ وہ لہو ہے اور ہر لہو حرام ہے سوا تین کے ایک تو مرد کا لہو کرنا اپنی بی بی
سے دوسرے اُسکا شایستہ کرنا اپنے گھوڑے کو تیسرے اُسکا تیراندازی کرنا اپنی کمان کے ساتھ کہ یہ دونوں
بھی لصورت لہو ہیں، اور یہ نقل کیا گیا ہے فتاوای عتابی سے ۱۲ اور مضمرات میں ہے اور منافع
میں ہے کہ جانو گانا حرام ہے ہر دین میں، ۱۲ بجانا لکڑی سے اور گانا حرام
ہے کیونکہ وہ لہو و لعب ہے ۱۲ سوال کیے گئے امام مالک اوس چیز سے جس میں
رخصت دی اہل مدینہ نے یعنی غنا سے تو فرمایا کہ نہیں کرتے ہیں اوس کو ہمارے نزدیک
مگر فاسق لوگ اور منع کیا راگ سے اور اُسکے سننے سے، اور لیکن امام ابو حنیفہ تو وہ مکروہ
کہتے ہیں غنا کو اور اوس کو ٹھیراتے ہیں گناہ میں سے اور یہ سب مذہب ہے کوفہ
والوں کا اور امام سفیان ثوری اور امام حماد اور امام ابراہیم اور امام شعبی کا، کوئی
اختلاف نہیں اون کے درمیان اس بارے میں، اور نہیں جانتے ہیں ہم اہل بصرہ کے
درمیان بھی اختلاف اس کے مکروہ ہونے میں اور اوس سے منع کرنے میں۔

وَاَمَّا الشَّافِعِیُّ فَقَالَ فِیْ کِتَابِ اَدَبِ الْقَضَاءِ اَلْغِنَاءُ لَھْوٌ مَّکْرُوْہٌ یُشْبِہُ الْبَاطِلَ
وَالْمُحَالَ انتھی وفی الدر المنتقی شرح الملتقی فِی الْبَحْرِ[۱] وَالْمَذْھَبُ حُرْمَتُہٗ مُطْلَقًا
فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاھِرُ الْھِدَایَۃِ اَنَّہٗ کَبِیْرَۃٌ وَّلَوْ لِنَفْسِہٖ وَھُوَ قَوْلُ شَیْخِ
الْاِسْلَامِ وَکَذَا السَّامِعِہٖ وَحَاضِرِہٖ انتھی ملخصا وفی النھایۃ التَّغَنِّیْ[۲] وَالتَّصْفِیْقُ
وَالطُّنْبُوْرُ وَالْبَرْبَطُ وَالدَّفُّ وَمَا اَشْبَہَ ذٰلِکَ حَرَامٌ وَّمَعْصِیَۃٌ خلاصہ کلام
یہ ہی کہ آیت وحدیث اور مذاہب جمہور علمار متوافق ہیں تحریم غنا و معازف میں
فرق آیت اور حدیث میں اسقدر ہے کہ آیت محرّم غنا صراحۃً ہی اور محرّم معازف دلالۃً
اور حدیث برعکس اسکے محرم ہے اور مذاہب و اعمال جمہور کے مصرّح دونوں کی حرمت کے
اور مؤید دونوں دلالتوں کے واقع ہوے ہیں غرضکہ حرمت غنا و معازف کی درجہ
قطعیت کو پہونچی ہوئی ہے مگر قطعیت انکی چونکہ نظری ہے بملاحظہ قواعد شرعیہ
اور تواتر عملی کے ثابت ہوتی ہے بدیہی نہیں کہ مطابقۃً اور بسبب تواتر نقلی کے ثابت
ہو لہذا منکر اس حرمت کا کافر نہوگا البتہ فاسق اعلی درجہ کا ہوگا اور جسنے حکم کفر کا کیا یا تو
تہدیدًا کیا یا احکام قطعیت نظریہ و بدیہیہ میں فرق نہ کرنے کے سبب سے کیا بہرحال حکم
اوسکا تحقیقی نہیں کہ آثار اوسکے اوسپر مرتب ہوں اور مخالفت محللین کی کسی طرح مضر نہیں
کیونکہ مدار اونکی مخالفت کا امور عدیدہ پر ہے کہ جو خارج از قواعد شرعیہ ہیں اول یہ کہ
احادیث اور ارتکابات صحابہ و غیر صحابہ حلت غنا کی ثابت کرتے ہیں اور اوسپر اجماع کو

(بقیہٗ حاشیہٗ صفحہ ۱۴) اور لیکن امام شافعی تو کہا اُنھوں نے کتاب ادب القضا میں کہ غنا لہو مکروہ ہے مشابہ ہے باطل اور حیلہ سے۔ ۱۲

[۱] بحر میں ہے کہ مذہب، اُس کا (یعنی غنا) کا حرام ہونا ہے مطلقاً، پس اختلاف رفع ہوگیا بلکہ ظاہر مفہوم ہدایہ کا یہ ہے کہ وہ کبیرہ ہے اگرچہ خاص اپنے ہی لیے ہو) اور یہ قول ہے شیخ الاسلام کا۔ اور یہی حکم ہے اُس کے سننے والے اور اوس میں حاضر ہونے والے کا ۱۲

[۲] گانا اور تالیاں بجانا اور طنبورہ اور بربط اور دف اور جو انکے مشابہ ہو (یعنی دوسرے آلات ملاہی) سب حرام اور معصیت ہیں ۱۲

منعقد کرتے ہیں حالانکہ غنا محاورۂ عرب میں چند معنی میں مستعمل ہوتا ہے رفع صوت
نصب حداء راگ اور مقامات استعمال لفظ غناء میں کوئی قرینہ ایسا نہیں کہ جس سے
تعیین رابع کی ہو "یعنی ترنم" بلکہ کثرت و قوع رفع صوت ونصب وحداء کا قرن اول میں فیمابین
اہل اسلام کے مرجح ہوگا حمل غناء کو ماسوی راگ پر کیونکہ شہرت معنی کی مرجح ہوتی
ہے حمل لفظ کو اوسی معنی پر جبتک کہ کوئی قرینہ صارفہ قائم نہ کیا جاوے پس محللین
کے حجج سے ثبوت حلت ماسوا راگ کا ہوگا کہ جو متنازع فیہ نہیں اور جو متنازع فیہ ہے
وہ ہرگز ثابت نہیں ثانی یہ کہ احادیث دف سے حلت دف کی ظاہر کرکے معازف
کو اسپر قیاس کرتے ہیں حالانکہ حلت دف کی رخصۃً مقام ضرورت میں بعض اونھیں
احادیث سے ثابت ہوتی ہے اور امر ضروری مقدر بقدر ضرورت ہوا کرتا ہے لہذا دف ہی
کی حلت عموماً ثابت نہیں ہوتی چہ جاے اور معازف کی حلت اور بر تقدیر تسلیم دف کے
عموم حلت کے بھی قیاس صحیح نہیں کیونکہ مطرب کا قیاس غیر مطرب پر مع الفارق ہی
ثالث یہ کہ باوجود دعوے کثرت احادیث تحریم معازف کے تضعیف ہر حدیث کی کرکے
اسکو قابل احتجاج نہیں سمجھتے حالانکہ کثرت احادیث کا اتفاق کسی حکم پر دلالت کرتا ہی وجود اصل پر
اس حکم کے پھر یہ احادیث بھی واقع میں کل ضعیف نہیں بلکہ بعض صحیح اور بعض حسن اور اکثر ضعیف ہیں اور ضعیف
بھی کل ایسے نہیں کہ جنکا تعدد طرق درجۂ حسن کو نہ پہونچاوے علاوہ اسکے غیر صحیح کا قوت ہونے میں صحیح
سے پھر جبکہ ان سبھوں کے قبول کے ساتھ ہر عصر میں تلقی جمہور علماء کی بطور تواتر متعلق
ہوگئی اور تعامل اونکا حسب مقتضی انکے علی التواتر ہوگیا تو یہ احادیث سب کے سب درجۂ
قوت میں حد قطعیت کو پہونچ جاویں گے کیونکہ اس جگہ کوئی معارض قوی ایسا نہیں
کہ جو مانع قطعیت ہو رابع یہ کہ بعض صحابہ اور بعض اکابر علماء سے اختیار بعض
معازف کو اور حضور مجلس غناء مع المزمار کو نقل کرکے تقویت اپنے دعوی کی کرتے
ہیں حالانکہ اس قسم کے وقائع حالیہ بسبب تطرق احتمالات کے مقابل میں اون

احادیث متلقی بالقبول کے تقویت اون سے کیسی قابل اعتبار بھی نہیں ہوتے علاوہ
اسکے اگر نقل ان کی درجۂ وثوق کو پہونچے تو مقابل مین اُن احادیث کے شاذ ٹھہرینگے
اور شاذ اقسام مردود سے ہے خامس یہ کہ اقوال محرمہ کے بعض کلمات کو ایسے معانی کیطرف
پر محمول کرتے ہیں جس سے سیاق وسباق ومحل وغیرہ ابا کرتا ہے سادس یہ کہ اقوال وافعال
حضرات اکابر اربابِ باطن قدس اللہ اسرارہم کو مؤید حلت گردانتے ہیں حالانکہ اُنسے
تائید کسی طرح صحیح نہیں ہوتی اسوجہ سے کہ افعال اِن حضرات کے دو حال سے خالی
نہیں یا حالت اضطرار میں اور بسبب شدت ضرورت دفع مرض تکاسل کے صادر ہوتے
ہیں یا بغیر لحوق اس عارض شرعی کے صدور پاتے ہیں تقدیر اول پر حلت انکی مثل اور
محرمات کے بطریق رخصت شرعیہ کے ہوگی نہ عزیمت شرعیہ کے یہانتک کہ تائید صحیح
ہو اور تقدیر ثانی پر حرمت اِن افعال سے شرعًا ہرگز متخلف نہوگی جیسے بغیر ضرورت شرعیہ
کے شراب کی مقدار اقل سے بھی حرمت متخلف نہیں ہوتی حالانکہ منافع کثیرہ مثل مسرت
وقوت وشجاعت وغیرہ کے اوسپر مرتب ہوتے ہیں لیکن ان حضرات کو چونکہ تقرب خاص
حق تعالیٰ سے ہے اور بحر محبت آلٰہی میں غرق ہو رہے ہیں لہذا عدم تخلف حرمت کا
حق میں اون کے ضرر نہیں پہونچا سکتا جیسے چند قطرات نجاست کے آب دہ در دہ کو
نجس نہیں کر سکتے اور ایسی عدم تضرر کی وجہ سے امر حرام بہتوں پر مشتبہ بحلال ہوگیا
پھر یہ تشقیق اوسی تقدیر پر ہے کہ جب غناء اور اصوات معازف اِس عالم شہود میں
اِن حضرات کو مصوَّر بصُوَرِ شہودیہ ہوکر مسموع ہون ورنہ اگر عالم غیب میں مصور
بصورِ امثال اذکار ہوکر مسموع ہوں گے تو سراسر حلت کا حکم دیا جائے گا اور رائحۂ
حرمت کا شائبہ بھی پایا نہیں جائیگا لیکن حکم حرمت کا اس عالم شہود میں ان اصوات
پر باعتبار انھیں صور شہودیہ کے ہوا ہے نہ اور قسم کے صور کے لہذا اون کی حلت
سے تائید ان صور شہودیہ کی حلت پر صحیح نہوگی ہرگاہ کہ افعال اِن حضرات کے

باختلاف اعتبارات مختلف الاحکام ہوے اور کسی سے تائید مدعی کی نہیں ہوئی تو
اقوال بھی ان حضرات کے مطابق اُنکے افعال کے ہونگے مؤید مدعی ہرگز نہوں گے
سابع یہ کہ اثبات کراہت یا حرمت میں ان ملاہی کے نسبت جب فساق کی طرف
مثلاً کیجاتی ہے تو وصف عنوانی فسق اور سببیت و مسببیت سے اُسکے اغماض کرکے امور
محللہ کو اس نسبت میں شریک کرکے حکم تساوی کا دیتے ہیں ثامن یہ کہ تحلیل بعض
معازف میں بعض اکابر علماء کے قول کو نقل کرکے سکوت کرتے ہیں اور اُنکے قول محرم
کو پیش نہیں کرتے تاسع یہ کہ بعض اکابر سے تحلیل بعض معازف کو مقام احتجاج میں نقل
کرتے ہیں حالانکہ یہ تحلیل فی الواقع یا مقید بضرورت شرعیہ ہوگی یا خطاء اجتہادی پر
محمول ہوگی وعلی ہذا القیاس بعض امور اور بھی ہیں کہ جو مدار مخالفت محللین واقع ہوے
ہیں اور بعد تحقیق و تدقیق کے خارج قواعد شرعیہ سے ہو جاتے ہیں غرضکہ راگ اور
جتنے معازف ہیں سب بطور عزیمت حرام ہیں صرف جن آلات لہو کی رخصت جن عوارض
کی وجہ سے احادیث قویہ میں آگئی ہے وہ تو بعد تحقق اُن عوارض کے حلال ہو جاتے
ہیں ورنہ نہیں اور جن آلات کی رخصت احادیث میں نہیں آئی وہ کسیطرح سے حلال
نہیں ہوسکتے اور تقریرات محللین کے بسبب فساد اُنکے مبنی کے بالکل فاسد ہیں قابل
سماع نہیں بلکہ بوجہ فساد مبنی کے اور قواعد شرعیہ سے خروج کرنیکے بعض نے دعوی انعقاد
اجماع کا حرمت پر کیا کیونکہ مسئلہ غناء و معازف میں جبکہ محللین نے باوجود ان کی قلت
کے پابندی قواعد کی نہیں کی تو مخالفت اونکی اجماع محرمین میں کہ جو باقاعدہ باوجود
کثرت مجمعین کے ہوا ہے ضرر نہ پونچاویگی اسلیے کہ اجماع مسئلہ میں اجماع اُن اہل حل و
عقد کا معتبر ہے کہ جو اوس مسئلہ میں پابند قواعد ہیں اسیوجہ سے مخالفت خوارج و روافض
و معتزلہ کی اجماع اہل سنت وجماعت میں مضر نہیں ہوتی خلاصۂ کلام اس مقام میں یہ ہے
کہ حرمت غناء و معازف کی باقتضا قواعد کے اور اتفاق جمہور محدثین و فقہاء کے حق

اور صواب ہی اور حلت اسکی باطل ور خطا لہذا مہتمین اعراس پر واجب ہے کہ سبیل حق وصواب کو
اختیار کریں اور حضار مجلس کو ارتکاب باطل وخطاسے منع کریں۔ ھٰذَا وَاِنْ شِئْتَ التَّوْضِیْحَ
وَالتَّنْقِیْحَ فِیْ کُلِّ مَا اَوْرَدْتُّہٗ ھٰھُنَا مِنَ الْمَوَاقِفِ فَارْجِعْ اِلٰی رِسَالَتِیْ نُخْبَۃِ الْمَعَارِفِ
فِیْ تَحْرِیْمِ الْاَغْنِیَۃِ وَالْمَعَازِفِ فَاِنَّھَا رِسَالَۃٌ حَاوِیَۃٌ لِّتَحْقِیْقَاتٍ اَنِیْقَۃٍ خَلَتْ
عَنْھَا کُتُبُ الْعُلَمَآءِ الْکِبَارِ وَجَامِعَۃٌ لِّتَدْقِیْقَاتٍ وَّثِیْقَۃٍ لَّمْ تَسْبِقْ اِلَیْھَا
فُھُوْمُ الْعُقَلَآءِ اُوْلِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ لٰکِنْ لَّمْ یَبْلُغْ تَصْنِیْفُھَا حَدَّ الْکَمَالِ اِلٰی
ھٰذَا الْاَوَانِ وَاِنَّ لِلدَّھْرِ فِیْ تَعْرِیْضِ الْمَوَانِعِ اِرْقَالًا فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ فَاَسْتَخِیْرُ
اللّٰہَ تَعَالٰی رَاجِیًا مِّنْہُ اَنْ یُّوَفِّقَنِیْ بِخَتْمِھَا کَمَا وَفَّقَنِیْ بِبَدْئِھَا وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ
وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ وَمِنْہُ الْاِصَابَۃُ وَاِلَیْہِ الْاِنَابَۃُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ
اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْخَلِیْلِ وَصَفْوَۃِ خَلْقِہٖ خَیْرِ دَلِیْلٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ذَوِی الْعِزِّ وَالتَّبْجِیْلِ دَائِمًا مُّتَکَاثِرًا وَّاَنَا الْعَبْدُ الرَّاجِیْ عَفْوَ
رَبِّہِ الْوَالِیْ عَیْنُ الْقُضَاۃِ الْحَیْدَرْاٰبَادِیْ صَانَہُ اللّٰہُ الْھَادِیْ بِکَرَمِہِ
الْبَادِیْ عَنْ شُرُوْرِ الْعَادِیْ فِی الْعَوَاقِبِ وَالْمَبَادِیْ

ـــــ

ـلـہ اِس مضمون کو لو اور سمجھو، اور اگر تم توضیح و تنقیح چاہتے ہو ہر اُس امر میں جسکو میں نے یہاں ذکر کیا ہے مسائل میں سے تو رجوع کرو میرے رسالہ "نخبۃ المعارف فی تحریم الاغنیۃ والمعازف" کی طرف کہ بیشک وہ ایک رسالہ ہو جو حاوی ہو عمدہ تحقیقات کو جن سے بڑے بڑے علما کی کتابیں خالی ہیں، اور جامع ہے ایسی تدقیقات کو جو مستحکم وقابل اعتماد ہیں جنکی طرف اُن عقلا کے فہوم نے کبھی سبقت نہیں کی جو علمی قدرت اور بصیرت والے ہیں، لیکن نہیں پہونچی ہے اسکی تصنیف حد کمال کو اسوقت تک اور بیشک زمانہ کیلیے موانع پیش کرنے میں سرعت رفتار ہے ہر وقت و ہر لحظہ، پس میں طلب خیر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے، اُمید دار ہو کر اُس سے، اِس بات کا کہ مجھے توفیق دے اُسکے ختم کی جیسے کہ توفیق دی اُسنے اُسکے شروع کی، اور وہی وہ ہی جس سے مدد چاہی گئی ہی اور اُسی پر اعتماد ہے اور اُسکی جانب سے درست بات کہنی اور اُسکی طرف رجوع کرنا ہی، اور سب تعریفیں ثابت ہیں خدائے پروردگار بزرگ کے لیے اول و آخر میں اور درود وسلام اُسکے پیارے حبیب اور اُسکی خلق کے برگزیدہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہو کہ بہترین رہنما ہیں، اور اُنکی آل اور اُنکے اصحاب پر کہ عزت و تعظیم والے ہیں) ہمیشہ کثرت کے ساتھ، اور میں ہوں بندہ امید وار اپنے پروردگار مالک کے عفو کا محمد عین القضاۃ حیدرآبادی بچائے اُسے خدائے راہنما اپنے کرم ظاہر سے دشمن کے شر و فساد سے انجام و آغاز میں